ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

تقریر

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

سُمِّیْتُ أَحْمَدَ (حضرت محمدؐ)

میرا نام احمد رکھا گیا
(تقریر نمبر 11)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (الصف:7)

اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس نام احمد ہو گا۔ پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔

وہ جو احمدؐ بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے
وہ مؤیَّد بھی ہے اور مؤیِّد بھی ہے
وہ جو واحد نہیں ہے پہ واحد بھی ہے
اک اُسی کو تو حاصل ہوا یہ مقام
اُس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام

معزز سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مقامات پر اپنے اسماء گنوائے ہیں۔ اِن میں سے دو ذاتی ناموں کے علاوہ باقی تمام نام صفاتی ہیں۔ جو یکصد کے لگ بھگ ہیں۔ اِن میں سے ایک نام احمد ہے جس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طریق پر اظہار فرمایا ہے یا اعلان کیا ہے۔ ایک جگہ فرمایا "اَنَا اَحْمَدُ" اور ایک جگہ فرمایا "سُمِّیْتُ أَحْمَدَ" کہ میرا نام احمد رکھا گیا ہے۔ یعنی مَیں در حقیقت "محمدؐ" ہوں اور اللہ نے میرا نام "احمدؐ" بھی رکھا ہے یا مجھے احمد کے نام سے پکارا ہے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اللہ سے پیار کا اظہار بھی ہے۔ کہ مَیں احمد نام کے پیشِ نظر اپنے خالقِ حقیقی کی سب سے زیادہ حمد و تعریف و ستائش کرنے والا ہوں تو اُس اللہ نے اِس کی وجہ سے مجھے احمد کے نام سے پکارا ہے۔ آج میری تقریر کا عنوان بھی یہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُعْطِیتُ مَا لَمْ یُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ. فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِیتُ مَفَاتِیحَ الْاَرْضِ وَسُمِّیْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِی طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِی خَیْرَ الْاُمَمِ

(ابْنُ أَبِی شَیْبَةَ الرقم:31647)

کہ مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول للہ! وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور **سُمِّیْتُ أَحْمَدَ یعنی میرا نام احمد رکھا گیا** اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔

ایک جگہ پر آپؐ نے فرمایا کہ

أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔

(مسلم رقم الحدیث: 4349)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو ذاتی ناموں محمد اور احمد کی کوئی تشریح نہیں فرمائی جب کہ صفاتی ناموں کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں ماحی ہوں جس کے سبب اللہ کفر مٹاتا ہے اور مَیں حاشر ہوں جس کے نقش قدم پر لوگ جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ دوسری روایت میں عاقب کا مطلب بیان کیا گیا ہے کہ جس کے بعد کوئی نہیں ہے۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ

اِسْمِيْ فِي الْقُرْاٰنِ مُحَمَّدٌ وَفِي الانجیل اَحْمَدُ

کہ میرا نام قرآن میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور انجیل میں احمد ہے۔

(خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 78)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں (1) ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا، جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے ”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ (2) “ دوسرا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے ”وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ“

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 443)

”مسیح علیہ السلام کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ یعنی مَیں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہو گا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 42)

”اور اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ اس لیے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم“

(اشتہار مورخہ 4 نومبر 1900 از مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 365)

سامعین! جیسا کہ مَیں اوپر بیان کر آیا ہوں کہ ”احمد“ کے معنی تعریف کرنے کے ہیں جبکہ ”محمدؐ“ کے معنی جس کی تعریف کی گئی ہو، کے ہیں۔ ”احمد“ کا نام جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہو گا تو نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف جائے گی اور معنی ہوں گے۔ اللہ کی حمد و ثنا اور تعریف کرنے والا۔ واقعۃً آپؐ اپنے ربّ اور اپنے اللہ کی ہر وقت عبادت کرنے والے، اس کا نام لینے والے، اُس کی شکر گزاری کرنے والے تھے۔ آپؐ کی زبان اللہ کی تعریف و حمد و ثنا سے تر رہتی تھی۔ آپؐ لمبے لمبے سجدے کرتے۔ آپؐ نماز و نوافل میں لمبی لمبی سورتیں پڑھتے۔ آپؐ کے سینے سے ہنڈیا میں پانی کے اُبلنے کی آوازیں آتیں اور جب حضرت عائشہؓ آپؐ کی عبادت کی یہ کیفیت دیکھ کر آپؐ سے عرض کرتیں کہ جب خداوند کریم نے آپؐ کی تمام اگلی اور پچھلی کمزوریوں کو معاف کر دیا ہے تو پھر ایسی طویل اور تکلیف دینے والی عبادت کیوں کرتے ہیں تو آپؐ فرماتے اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے مجھ پر یہ عظیم احسان ہیں تو کیا مَیں اِس احسان پر شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی اپنے اِس پیارے بندے کو شکر گزار بندہ بنانے کی سعی کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ الکوثر جب نازل ہوئی اور کوثر جیسے عظیم انعام ملنے کی خوشخبری دی۔ ساتھ ہی آپؐ کو مخاطب ہو کر فرمایا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کہ اِس انعام خداوندی کی وجہ سے اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی کر اور جب سورۃ النصر میں اللہ کی مدد اور فتح نیز جوق در جوق لوگوں کے دائرہ

اسلام میں داخل ہونے کی اطلاع دی تو ساتھ ہی فرمایا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کہ اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر اور اُس سے مغفرت طلب کر۔ آپؐ نے حقیقی احمد بن کر اللہ کے ہر حکم کی اتباع بھی کی اور تسبیح و تحمید و تذکیر کرتے نظر آئے۔ تنہائی میں اللہ کی عبادت کرنا اُس کی حمد و ثناء کرنا آپؐ کا شیوہ رہا اور آپؐ نے آگے اپنے صحابہ کو بھی اِس پیاری تعلیم سے آراستہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ۔

(ترمذی کتاب ابواب البرّ والصلة)

یعنی جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ نیز فرمایا کہ ہر قابل قدر گفتگو اور تقریر اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

(ابوداؤد کتاب الادب)

ایک روایت میں جو کام بغیر حمد کے کیا جائے تو وہ ناقص اور برکت سے خالی قرار دیا۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح)

اِس لئے ہر کام کے آغاز پر پڑھنے کی ہدایت ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصّف میں آپؐ کے اِسم احمد کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کی تلاوت تقریر کے آغاز پر کر مَیں کر آیا ہوں۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

(یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً مَیں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمدؐ ہوگا۔ پس جب وہ کھلے نشانوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر کرتے ہیں:

”اس آیت میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ جو انجیل برنباس میں لکھی ہوئی ہے عیسائی اس کو جھوٹی انجیل قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ پوپ کی لائبریری میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دلیل ہے کہ مرّوجہ اناجیل میں ”فارقلیط“ کی خبر دی گئی ہے جس کے معنے ”احمد“ ہی کے بنتے ہیں۔ پس اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلاواسطہ اور آپ کے ایک بروز کی جس کا ذکر اگلی سورۃ میں ہے بالواسطہ خبر دی گئی ہے۔“

(تفسیر صغیر صفحہ 743 حاشیہ نمبر 1)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ احمدیت کے ظہور کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد کے طور پر بھی جلوہ گر ہوئے جس کی پیشگوئی حضرت موسیٰ نے فرمائی اور احمد کے طور پر بھی جس کی پیشگوئی حضرت عیسیٰ نے فرمائی۔“

اسی طرح آپ رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا:

”اسی سورۃ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کا بھی ذکر ہے۔ جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے نام یعنی احمدؐ کا ذکر فرمایا جو جمالی شان کا مظہر ہے۔ احمدؐ کے تعلق میں اس کے بعد جو ذکر ملتا ہے اس سے صاف ثابت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جمالی مظہر آخَرین کے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ اس وقت جو اسلام کی جمالی رنگ کی خدمت کی اس کو اور اس کے متبعین کو توفیق ملے گی وہ نقشہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ ایک مستقبل کی پیشگوئی ہے۔“

(سورۃ الصّف کا تعارف صفحہ 1023)

گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جلالی نام محمد اور جمالی نام احمد ٹھہرا۔

سامعین! مفسرینِ قرآن کے نزدیک آخری زمانہ میں ایک احمد آنے بھی مراد ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بھی اِس طرف گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ اِس "احمد" سے مراد حضرت مرزاغلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود لیتی ہے۔ جن کا فیملی نام "احمد" ہی تھا۔ سورۃ الصّف کی اِس آیت کے بعد کی آیات کے مضامین کو لیں تو اس سے دَورِ ثانی میں آنے والے احمد مراد ہیں۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مدّاح ہوگا۔ آپؑ کے ذریعہ جہاں آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہوگی۔ قرآنِ کریم سے محبت کا دعویٰ ہوگا وہاں اپنے خالقِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و تذکیر آج کے دَور میں آپؑ کے ذریعہ مقدّر تھی اور بڑی شان سے توحید باری تعالیٰ قائم ہوئی۔

آئیں! سورۃ الصّف کی آیت 7 کے بعد آیات کا محاکمہ کریں۔ آیت 8 میں ایک افتراء کا ذکر ہے جو مسیح موعودؑ پر کیا جائے گا اور مسیح موعودؑ کو مفتری قرار دیتے ہوئے اُسے اور اُس کی جماعت کو اسلام کی طرف بُلائیں گے۔ اب دیکھیں! پاکستان میں جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے نکال باہر کیا گیا اور کہتے ہیں کہ آؤ! اب ہمارے اسلام میں داخل ہو جاؤ گویا دَورِ ثانی کے احمد کو یُدْعیٰ اِلَی الْاِسْلَامِ کی جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا کیونکہ تمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 124)

(ترجمۃ القرآن صفحہ 1026 تشریحی نوٹ)

2۔ آیت 9 میں نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کی جائے گی کا ذکر ہے جبکہ خدا تعالیٰ اس نور کو مکمل کر کے چھوڑے گا۔ جیسا کہ دنیا بھر میں مخالفتوں کے باوجود احمدیت کا نور پھیلتا چلا جا رہا ہے۔

3۔ آیت 10 کے متعلق مفسرین کا اتفاق ہے کہ اِس آیت میں جس ہدایت اور غلبہ کا ذکر ہے وہ مسیح موعودؑ کے دَور سے متعلقہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالمی نبی ہونے کا وضاحت سے ذکر موجود ہے یعنی آپ کسی ایک دین کے ماننے والوں کی طرف مبعوث نہیں ہوئے بلکہ تمام جہانوں میں ظاہر ہونے والے ہر دین کے پیروکاروں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور ان پر غلبہ پائیں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ قرآن شریف میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے جس کی نسبت علماء محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے ہاتھ پر پوری ہوگی۔"

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 232)

4۔ آیت 11 میں تجارت کے پھیلاؤ کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دَور میں تجارت عروج پر ہوگی۔

5۔ اگلی آیت میں اموال اور نفوس کی قربانی کا ذکر ملتا ہے جو اُخروی دَور میں کثرت سے ہوگی۔

6۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دَور میں نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ کا ذکر ہے۔ جو اب جماعت احمدیہ میں بڑی شان سے قائم ہو رہا ہے۔

7۔ نمبر 7 اور آخری آیت 15 میں حضرت عیسیٰؑ کا اپنے حواریوں کو انصار اللہ کہہ کر پکارنے کا ذکر ہے۔ اور اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ دورِ اُخروی کے احمد کے دَور میں انصار یعنی دین کے مددگار کثرت سے پیدا ہوں گے اور اُن کو انصار اللہ کہہ کر پکارا جائے گا اور وہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہہ کی قربانیوں اور وفاداریوں کے لئے آگے بڑھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احمد کے حقیقی پیروکار اور انصار دین بنا کر خدمات بجالانے کی توفیق دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✿✿✿✿